کتاب نما

آزادی فکر و نظر اور اسلام، سلطان احمد اصلاحی۔ ناشر: ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڑھ۔ تقسیم کار: مکتبہ اسلامی پبلشرز، دعوت نگر، نئی دہلی۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۴۰ روپے۔

خردافروزی، احترام انسانیت، حقوق نسواں وغیرہ ایسے موضوعات ہیں، جن پر سیکولر قوتوں نے اس طرح اجارہ داری قائم رکھنے اور مخالفین کے خلاف جارحانہ پراپیگنڈا کرنے کا وطیرہ اپنا رکھا ہے کہ عام طور پر دردمند مسلمانوں کے ہاں گاہے خجالت اور بعض اوقات مداہنت کے رویے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس کمزوری کا سبب علوم اسلامیہ کے بنیادی سرچشموں تک نارسائی اور خزانہ ایمان و عمل سے تہی دامنی ہے۔ اسی لیے حریت فکر کے حوالے سے جب اسلام کی بات ہوتی ہے تو ہمارا دانش ور طبقہ دفاعی پوزیشن اختیار کرتا نظر آتا ہے، حالانکہ قرآن و سنت، انسان کو حریت فکر پر ابھارتے ہیں۔ البتہ خالق کائنات نے اولاد آدم کے لیے چند حدود کا تعین فرما دیا ہے۔ ان حدود کے ساتھ وہ بقیہ تمام امور میں اسے پوری آزادی عطا کرتا ہے۔

سلطان احمد اصلاحی تحقیق و جستجو کے لیے ایسے مشکل موضوعات پر طبع آزمائی کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ان کی اسی جرأت اظہار کی ایک تصویر زیر تبصرہ کتاب ہے۔

مصنف نے صاف لفظوں میں بتایا ہے کہ: "جہاں تک بے قید اور بے لگام آزادی فکر و نظر کا سوال ہے تو اسے اسلام خود اپنے ماننے والوں کو دینے کا قائل نہیں" (ص ۱۲۰)۔ جس طرح کہ "قرارداد مقاصد" اہل پاکستان کو اللہ تعالیٰ کی نیابت میں کاروبارہ ریاست چلانے کی پابند بناتی ہے، یا پھر خود مغرب، ہر فرد کو پوری آزادی دینے کے باوجود اس بات کی آزادی نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے فرد کو قتل کرے، اپنے ملک سے غداری کرے یا ریاست کا ٹیکس چوری کرے۔ گویا ہر معاشرہ اور ہر نظم مادر پدر آزاد نہیں، مگر جب اخلاقی حدود کے حوالے سے اسلام کوئی قدغن لگاتا ہے تو فوراً کہہ دیا جاتا ہے کہ: "اسلام میں حریت فکر و نظر نہیں"۔ یہ دانستہ شرانگیزی ہے۔

کتاب اپنے موضوع پر مفید ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ کتاب اپنے موضوع پر مزید تحقیق و تالیف کے لیے اسلامی دانش وروں کو دعوت کلام بھی دیتی ہے (**سلیم منصور خالد**)۔